

## 12053-ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

### سوال

ہم اللہ تعالیٰ کے فرمان : **(إِنَّكُمْ لَا تَتَبَدَّلُونِي مَنْ أَجْبَتْتُ)**۔ یعنی : آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔ اور فرمان باری تعالیٰ : **(وَإِنَّكُمْ لَا تَتَبَدَّلُونِي إِلَيْ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ)**۔ یعنی : بیشک آپ صراطِ مستقیم کی جانب ہدایت کرتے ہیں۔ ان دونوں آیتوں کے درمیان ظاہر ہونے والے تعارض کو کیسے حل کریں؟

### پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے عقل سے بھی نوازا، اور اسی انسان کے لیے وہی نازل کی، اسی کی طرف رسولوں کو بھیجا، اور انسان کو حق کی دعوت دی، باطل سے خبردار کیا، اور پھر اسے ممکن اختیار دیا کہ وہ جو چاہے راستہ اپنائے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

**(وَقُلْ لِلنَّاسِ إِنَّمَا تَنْهِيٌّ مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَنَّ شَاءَ فَلَيَنْهِمْ وَمَنْ شَاءَ فَلَيَنْهِمْ)**

ترجمہ : اور کہہ دو : حق تمہارے رب کی طرف سے ہے، اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کرے۔ [الکھف : 29]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول جناب محدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ سب لوگوں کے لیے حق بیان کر دیں، پھر تمام لوگوں کو حق حاصل ہے کہ اپنی مرضی سے راستہ اپنائیں، چنانچہ جس نے اطاعت کی اس نے اپنا فائدہ کیا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے اپنا بھی نقصان کیا، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

**(فَلَمَّا يَأْتِنَا النَّاسُ قَدْ جَاءُوكُمْ أَنْجَحُ مِنْ رَبِّكُمْ فَيُنَهِّيُّ إِلَيْهِ مِنْهُ وَمَنْ ضَلَّ فَأَنَّمَا يَضْلُلُ عَنْهَا وَأَنَّا عَلَيْهِمْ بِوْكِيلٍ)**

ترجمہ : کہہ دو : اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آگیا ہے، پس جو ہدایت اپنائے تو وہ اپنے لیے ہدایت اپناتا ہے، اور جو گمراہ ہو گا تو ابھی جان کو ہی گمراہ کرتا ہے، اور میں تمہاری بگزدی حالت سفارتے والا نہیں ہوں۔ [یونس : 108]

دین اسلام، فطری اور عقل و فکر کے عین مطابق دین ہے، اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کو بھی واضح فرمادیا ہے، چنانچہ تمام خیر کے کام کرنے کا حکم دیا اور ہر قسم کے شر سے خبردار کیا ہے، پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں اور خبیث چیزیں حرام قرار دی ہیں، اور دین قبول کرنے میں کوئی زبردستی نہیں ہے؛ کیونکہ دین قبول کرنے میں مخلوق کا ہی فائدہ ہے خالق کا کوئی فائدہ نہیں ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

**(لَا إِكْرَاهٌ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ أَنَّ الْفِتْنَةَ مِنْ أَنْفُسِ الْمُنَّاهِ فَلَا يُنْهَى عَنِ الظَّاهِرَاتِ إِنَّمَا يُنْهَى لِأَنَّفَاسَمْ لَهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْحِلَامِ)**

ترجمہ : دین میں داخل ہونے کے لیے کسی پر کوئی زبردستی نہیں ہے، بھلائی اور سر کشی دونوں واضح ہو چکی ہیں، پس اب جو بھی طاغوت کے ساتھ کفر کرے، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط کرئے کو تھام یا ہے جو کہ ٹوٹنے والا نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ [البقرة : 256]

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے :

**(إِنَّمَا عَلَيْهِ حِلٌّ صَالِحٌ فَقِسْمٌ وَمَنْ أَسَأَهُ فَقْتَلَهُ وَنَارٌ يُنْكِبُ إِلَيْهِمْ لِلْجَنَاحِ)**

ترجمہ : جو بھی نیکی کرے گا تو وہ اپنے لیے کرے گا، اور جو بدی کرے گا تو اس کا خمیازہ اسی پر ہو گا، اور تیر ارب بندوں پر نکل کرنے والا نہیں ہے۔ [فصلت : 46]

ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو سب لوگوں کو زبردستی ہدایت دے دے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پوری دھرتی اور آسمان میں کوئی بھی چیز روک نہیں سکتی، بلکہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اسی کے اذن سے ہوتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے :

۔(فَلَمَّا تَجَزَّأَ الْأَرْضَ فَلَوْلَا كُنْتَ أَنْجُونَ).

ترجمہ: کہہ دیں: کامل دلیل تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے، اگر وہ چاہتا تو تم سب کو زبردستی ہدایت دے دیتا۔ [الآنعام: 149]

لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مکمل با اختیار رکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت اور فرقان یعنی قرآن مجید دیا، اب جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو وہ جنت میں چلا جائے گا، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ جنم میں جائے گا، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

۔(فَجَاءَكُمْ بَصَارُكُمْ رَبِّكُمْ فَنَبَغَّ مِنْ أَبْصَرِ فَلَقِيَهُ وَمَنْ عَيَ فَلَقِيَهَا كَمَا أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ).

ترجمہ: یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بصیرت بھری ہاتیں آگئی ہیں، تو جو کوئی ان سے بصیرت حاصل کرے گا تو وہ اپنے لیے کرے گا، اور جو کوئی اندھا ہو جائے تو اس کا خمیازہ اسی پر ہو گا، اور میں تم پر کوئی نگران نہیں ہوں۔ [الآنعام: 104]

لہذا ہدایت دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں نہیں ہے، تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ ہدایت واضح کریں، اور ایمان لانے کے لیے کسی کو مجبور نہ کریں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا:

۔(وَلَوْلَا رَبَّكُلَّ أَسْمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ لَكُنْمُ بِحِمَّا أَفَقَتْ مُنْخَرَةَ الْأَسَسِ حَتَّى يَنْجُو نُوَمُ مُنْسَبِينَ).

ترجمہ: اور اگر تیر ارب چاہتا تو زمین میں موجود سب کے سب لوگ ایمان لے آتے، تو کیا آپ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ایمان لے آئیں؟ [یونس: 99]

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری بیان کرتے ہوئے فرمایا:

۔(فَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا إِنْبَلَاغُ الْأَيْمَنِ).

ترجمہ: رسول کی ذمہ داری صرف واضح انداز میں تبلیغ کرنا ہے۔ [العنکبوت: 18]

حق پر عمل کی ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، کسی بھی بشر کے لیے اس میں تھوڑا سا بھی حصہ نہیں ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

۔(إِنَّكُمْ لَا تَهِدِي مَنْ أَجْبَثْتُ وَلَكُمُ الْأَيْمَنُ يَمْنَى مَنْ يَشَاءُ).

ترجمہ: یقیناً آپ جس کو چاہیں حق پر عمل کی ہدایت نہیں دے سکتے، لیکن اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے حق پر عمل کی ہدایت دیتا ہے۔ [القصص: 56]

چنانچہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ رکھتا ہے، تاہم اللہ تعالیٰ نے اتنا بتلادیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کی جانب راغب رہے اللہ تعالیٰ اسی کو ہدایت دیتا ہے، چنانچہ فرمایا:

۔(وَالَّذِينَ اهْبَطْتُ ذَرَأَهُمْ بَهْرَى وَأَنْتَمْ تَقْوَاهُمْ).

ترجمہ: اور جو لوگ راہ ہدایت اپناتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں مزید ہدایت دیتا ہے اور انہیں تقویٰ عنایت فرماتا ہے۔ [محمد: 17]

لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے، اللہ تعالیٰ سے روگروں رہے، تو اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتا جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

۔(إِنَّ اللَّهَ لَا يَهِدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ).

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ جھوٹے کافر کو ہدایت نہیں دیتا۔ [الزمر: 3]

اللہ تعالیٰ کو ماضی میں گزری ہوئی، حال میں جو ہو رہی ہے اور جو مستقبل میں ہونے والی ہے ہر چیز کا علم ہے، لہذا اللہ تعالیٰ کو تو تمام اہل ایمان اور کفر کا اور ان کے اعمال تک کا علم ہے، آنحضرت میں ان کے انجام کا بھی علم ہے، یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھ دی ہیں، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿وَكُلْ شَيْءٍ أَخْسِنَتَهَا لَنَّهَا﴾.

ترجمہ : اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر محفوظ کیا ہوا ہے۔ [النَّبَأُ : 29]

دوسری جانب اللہ تعالیٰ نے انسان کو مکمل اختیار دیا ہے، چنانچہ انسان پیدائشی طور پر ایمان و کفر دونوں میں سے کسی کو بھی اپنا سکتا ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿إِنَّمَا يَنْهَا شَيْءٌ إِنَّمَا يَأْكُلُهَا كُفُورُهُ﴾.

ترجمہ : یقیناً ہم نے انسان کی سیدھے راستے کی جانب رہنمائی کر دی ہے، اب چاہے تو وہ شکر گزار بنے اور چاہے تو ناشکر بن جائے۔ [الإِنْسَانُ : 3]

تاہم انسان کو عقل کے دائرے میں رہتے ہوئے اختیار ہوتا ہے، لہذا جب انسان کے پاس عقل ہی نہ رہے کہ خیر و شر، حق و باطل میں تفریق نہ کر سکے تو وہ مکفٹ نہیں رہتا، اسی لیے شریعت اسلامیہ میں مجون شخص مرفوع اللہم ہوتا ہے، یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے، اسی طرح بچہ بھی مرفوع اللہم ہوتا ہے یہاں تک کہ چیزوں کو سمجھنے لگے، اور اسی لیے ہی سویا ہوا شخص بھی مرفوع اللہم ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، چنانچہ ان تینوں میں سے کوئی بھی عقل نہ ہونے کی وجہ سے مکفٹ نہیں ہوتا، اس لیے جب یہ ایمان و کفر، حق و باطل میں عقل کے ذریعے فرق کرنے لگے تو پھر مکفٹ ہو گا۔

انسان جس جانب بھی جائے چاہے ثواب کا کام ہو یا عقاب کا: اسے اختیار ہے، لیکن اطاعت کرنے کی صورت میں جنت ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿وَقَاتَلَهُ مَنْ زَكَّاهَا﴾.

ترجمہ : اپنی جان کا نزکیہ کرنے والا شخص کامیاب ہو گا۔ [الشمس : 9]

اور اگر اللہ کی نافرمانی کرے تو اس کے لیے جنم ہے :

﴿وَقَاتَلَهُ مَنْ دَشَّاهَا﴾.

ترجمہ : اپنی جان کو خاک میں ملانے والا شخص نقصان میں چلا گیا۔ [الشمس : 10]

کسی ایک راستے کو اپنانے پر ہی رب العالمین کے ہاں حساب ہو گا، تو اس مکمل تفصیل سے معلوم ہوا کہ ایمان و کفر، اطاعت و معصیت بندے کے اختیار میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی جانب سے ثواب اور عقاب اسی اختیار کی وجہ سے ملے گا، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿مَنْ حَلَّ صَاحِلَ فَتَسْهِيَهُ وَمَنْ أَسَاءَ فَلَمَّا نَهَيْنَا وَنَأْتَيْنَا بِظَلَامٍ لَّمْ يَبْدِيَهُ﴾.

ترجمہ : جو بھی نیکی کرے گا تو وہ اپنے لیے کرے گا، اور جو بدی کرے گا تو اس کا خیازہ اسی پر ہو گا، اور تیر ارب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ [فصلت : 46]

چنانچہ اگر کوئی شخص اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، دنیا و آنحضرت کی کامیابی لینا چاہتا ہے تو وہ اسلام میں داخل ہو جائے۔ اور جو اس سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اور آنحضرت کو چھوڑ کر دینا پر راضی ہوتے ہوئے اسلام قبول نہیں کرتا، تو اس کا ٹھکانا جنم ہے۔ لہذا فائدہ ہو یا نقصان ہر دو انسان کے لیے ہی ہیں، ان دونوں میں سے کسی کو اپنانے کے لیے کوئی زور زبردستی نہیں ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

۔(إِنَّمَا يَنْهَا مُنْذَرًا فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ لَيْ رَزْقًا سَيِّئًا)۔

ترجمہ: یقیناً یہ واضح نصیحت ہے، پس اب جو چاہے وہ اپنے رب کی جانب راستہ اپنائے۔ [الإنسان: 29]

واللہ اعلم